احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون ۴۴۹۰
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۸۴ | ہفتہ ۱۴ ذیقعدہ ۱۴۱۴ھ ‘۱۶ - شہادت ۱۳۷۳ ہش‘ ۱۶ - اپریل ۱۹۹۴ء

سچے دل سے توبہ کرنی چاہئے

زندگی کا کچھ اعتبار نہیں۔ معلوم نہیں کہ آئندہ سال تک کون مرے اور کون زندہ رہے گا۔ اس لئے سچے دل سے توبہ کرنی چاہئے خدا تعالیٰ فرماتا ہے (اے ایمان والو! اللہ کی طرف خالص طور پر رجوع کرو۔ التحریم:۹) سو انسان کو چاہئے کہ اگر توبہ کرے تو خالص توبہ کرے۔ توبہ اصل میں رجوع کو کہتے ہیں۔ صرف الفاظ ایک قسم کی عادت ہو جاتی ہے اس لئے خدا تعالیٰ نے یہ نہیں کہا کہ صرف زبان سے توبہ توبہ کرتے پھرو بلکہ فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرو جیسا کہ حق ہے۔ (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکرِ الٰہی آپؐ کی صداقت کا عظیم ثبوت ہے

حضرت نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی روزمرہ زندگی سے ہی آپؐ کی صداقت کے نشان مل جاتے ہیں

احمدیہ ٹیلی ویژن‘ الفضل انٹرنیشنل اور ریویو کے اجراء اور دیگر تفاصیل کا تذکرہ

ساری جماعتوں کی خوشبوؤں اور رنگوں کو ہم احمدیہ ٹیلی ویژن کے ذریعے دنیا تک پہنچاتے رہیں گے

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے خطبہ فرمودہ ۷۔ صلح ۱۳۷۳ ہش (۷۔ جنوری ۱۹۹۴ء) بمقام بیت الفضل لندن کا مکمل متن۔

(خطبہ کا یہ مکمل متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے سورہ آل عمران کی آیات ۱۹۱-۱۹۲ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

انٹرنیشنل احمدیہ ٹیلی ویژن کا آغاز

"(تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں) کہ آج وہ جمعہ کا دن آیا جس کی بہت دیر سے دل میں تمنا تھی اور ایک مدت سے انتظار تھا کہ آج خدا کے فضل کے ساتھ انٹرنیشنل احمدیہ (---) ٹیلیویژن کا باقاعدہ آغاز ہو رہا ہے۔ وہ جو جمعہ کا خطبہ پہلے ہر جمعہ سنایا جاتا تھا وہ اگرچہ اسی ٹیلی ویژن کے ذریعے تھا لیکن یہ سروس روزمرہ کے طور پر ابھی جاری نہیں ہوئی تھی (سب تعریف اللہ کے لئے ہے) کہ جو خوشخبری میں نے ماریشس کی سرزمین سے دی تھی آج انگلستان کی سرزمین سے یہ اعلان کرنے کی توفیق مل رہی ہے آج سے باقاعدہ (-----) ٹیلی ویژن احمدیہ کی روزانہ سروس کا آغاز ہو چکا ہے۔ یورپ میں ساڑھے تین گھنٹے یا تین گھنٹے روزانہ اور باقی ایشیا اور افریقہ وغیرہ میں روزانہ بارہ گھنٹے کا پروگرام چلا کرے گا۔ شروع میں یہ پروگرام تجرباتی ہیں یعنی پروگرام تو مستقل ہیں لیکن تجرباتی ان معنوں میں کہ ہماری تمام ٹیمیں نو آموز ہیں۔ انہیں اس کام کی باقاعدہ کوئی تربیت نہیں دی گئی اور جو بے شمار روپے کی ضرورت پیش آتی ہے وہ ہمارے پاس نہیں ہے۔ اخلاص کی دولت ہے دعاؤں کی مدد سے اس اخلاص کو عمل میں ڈھالتے ہیں۔ اور جو کچھ بھی اس کے نتیجے میں پیدا ہوگا‘ مجھے امید ہے کہ بابرکت ہوگا اور جماعت کی تربیت ہی کیلئے نہیں بلکہ سب دنیا کیلئے بھی ٹیلی ویژن کے ذریعے تربیت کے ایک نئے دور کا آغاز ہو جائے گا۔

کہیں دنیا میں ٹیلی ویژن کو ان اعلیٰ مقاصد کیلئے استعمال نہیں کیا گیا جن اعلیٰ مقاصد کیلئے اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کو ایک ٹیلی ویژن کے نئے دور کے آغاز کی توفیق مل رہی ہے۔

مختلف جماعتوں کو لکھا گیا تھا اور پیغامات برقی بھی ٹیلیفون کے ذریعے بھی بھجوائے گئے کہ جلد از جلد اپنے پروگرام بنا کر بھجوائیں کیونکہ سب دنیا کے مختلف خطوں کی مختلف ضروریات ہیں۔ مختلف زبانوں کی مختلف ضروریات ہیں اور یہاں بیٹھے ان سب ضروریات کا اندازہ لگا کر پھر ان کی زبانوں میں ان کے پیغامات دینا ممکن نہیں ہے۔ جس حد تک آپ کا ملک بیدار ہوگا جماعتی لحاظ سے اس حد تک اس ملک کے فائدے کے انتظامات ہوں گے تو اسی لئے اگر کوئی سستی کریں گے تو آپ کا نقصان ہے‘ عالمگیر نقصان ہے بھی لیکن خصوصیت سے آپ کا نقصان ہے۔

اس ضمن میں سب سے خوشی کی بات یہ ہے کہ بنگلہ دیش نے ساری جماعتوں پہ اس معاملے میں سبقت حاصل کرلی ہے اور پہلا پروگرام جو ہمیں پہنچا ہے بنگلہ زبان میں ہے اور جماعت احمدیہ بنگلہ دیش کی طرف سے ہے۔ کئی ویڈیوز انہوں نے بڑی جلدی میں مگر عمدگی سے تیار کی ہیں رفتہ رفتہ (اللہ نے چاہا تو) جوں جوں تجربہ بڑھتا جائے گا خدا کے فضل کے ساتھ پروگرام زیادہ دیدہ زیب ہوتے چلے جائیں گے اور خوبصورت ہوتے چلے جائیں گے۔

جہاں تک مستقل نوعیت کے تعلیمی و تربیتی پروگراموں کا تعلق ہے۔ ان پہ بھی کام ہو رہا ہے لیکن کچھ وقت لگے گا جونہی اتنے پروگرام تیار ہو گئے کہ یہ امکان ہوا کہ

روزنامہ **الفضل** ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ- پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

سلسلہ ٹوٹے بغیر ہم ان کو جاری رکھ سکیں گے تو ہم (اللہ نے چاہاتو) ان کو شروع کر دیں گے۔ زبانوں پر بھی بڑے زور سے کام ہو رہا ہے۔ علاقائی حالات پر ان کے خوبصورت مقامات اور جانوروں اور پرندوں وغیرہ کے اوپر اس قسم کے سبھی کام شروع ہو چکے ہیں۔ انگلستان غالباً اس معاملے میں سب سے آگے ہے۔ رفیق حیات صاحب کی ٹیم (جیسا کہ اللہ نے چاہا) دن رات بڑی محنت سے کام کر رہی ہے۔ سارے دنیا کے پروگراموں کو ترتیب دینے میں اس پہلو سے جماعت یو۔کے کو اللہ تعالیٰ نے یہ فضیلت بخشی ہے اور سبقت عطا فرمائی ہے کہ ان سب کاموں کا سب سے بڑا بوجھ جماعت یو۔کے نے اٹھایا ہے۔ کل جب یہاں ہماری وین آئی جس کے ذریعے ہم براہ راست دنیا میں کسی جگہ سے بھی خود اپنے پروگرام اٹھا کر سیاروں تک پہنچا سکتے ہیں اور جب میں وہ وین دیکھنے کیلئے گیا تو بتایا گیا کہ یہاں یو۔کے' کے خدمت کرنے والے بھی موجود ہیں' ان کو بھی دیکھیں۔ میں یہ دیکھ کر بہت خوش ہوا کہ لڑکوں کی ٹیمیں بھی اور لڑکیوں کی ٹیمیں بھی دن رات مگن ہیں اور بہت محنت سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ سلیقے کے ساتھ کاموں کو سنوار رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

سب سے پہلا بیرونی (مربی) جو دنیا میں بھجوایا گیا تھا وہ غالباً انگلستان تھا اور اس کے بعد ماریشس کی باری آتی ہے تو ان دو باتوں میں بھی ماریشس اور انگلستان کا تعلق قائم ہوا ہے۔ ماریشس اگرچہ اعلان میں پہلے ہے لیکن کام کو ترتیب دینے اور سب سے نمایاں حصہ لینے میں لازماً یو۔کے دنیا میں سب سے پہلا ملک ہے۔ یہ دونوں اعزاز ان دونوں جماعتوں کو اللہ تعالیٰ بہت بہت مبارک فرمائے۔

اب میں چند کلمات میں ماریشس کی جماعت کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ اس دورے کے عرصے میں ہم نے ان کو بہت مخلص اور محنتی اور فدائی پایا اور بڑے وسیع تعلقات' بڑے وسیع رابطے قائم ہوئے ہیں۔ شاید ہی کوئی ملک ایسا ہو جس کے تقریباً ہر بڑے چھوٹے مرد عورت بچے سے ملاقات ہوئی ہو اور انہوں نے دن رات اپنے اپنے حصے کے اوقات میں باری باری آ کے ملاقات کی ہو۔ کچھ جگہ ہمیں بھی جانا پڑا۔ مجھ پر جو عمومی تاثر ہے وہ یہ ہے کہ خدا کے فضل سے جماعت کے اندر اخلاص کا معیار بہت نمایاں ہے اور ہر طرف ہر جگہ ہے یعنی یہ نہیں کہ کوئی جماعت پیچھے ہے' کوئی آگے ہے۔ تمام جماعتوں میں' مردوں عورتوں اور بچوں میں خدا کے فضل سے سلسلے سے بہت محبت ہے اور اپنے بزرگ مربیوں کو بھی بڑے پیار اور محبت سے یاد رکھتے ہیں۔ اول سے آخر تک ان کی یادیں نسلاً" بعد نسلٍ منتقل کی جا رہی ہیں اور یہ پہلو مجھے ان کا بہت ہی پیارا لگا کہ اپنے ان محسنین کو یاد رکھتے ہیں جن کے ذریعے خدا تعالیٰ نے ان کے مقدر جگائے اور خدا کے فضل سے ان کو احمدیت کی آغوش میں آنے کی توفیق ملی۔ باقی دنیا کی جماعتوں کو بھی یہ ضرور کرنا چاہئے۔ انگلستان کی جماعت کو بھی اپنے ابتدائی خدمت کرنے والوں کے ذکر کو زندہ رکھنا چاہئے اور جس طرح وہاں میں نے دیکھا ہے کہ ہر خاندان میں وہ ذکر چلتے ہیں اور کسی کا نام اگر اولین (مربیان) میں سے کسی نے رکھا تھا تو وہ ضرور فخر سے بتاتا تھا کہ میرا نام حافظ جمال احمد صاحب نے رکھا۔ میرا نام فلاں نے رکھا۔ میرا نام فلاں نے رکھا اور اس طرح مجھے ان سے کچھ تعلیم حاصل کرنے کی توفیق ملی۔ یہ جو عام تذکرے ہیں یہ نیکیوں کو زندہ رکھنے میں مددگار بنتے ہیں۔ اسی لئے جہاں زندہ (مربیان) کے ساتھ رابطہ ضروری ہے وہاں فوت شدہ (مربیان) کے ذکر کو زندہ کرنا بھی ضروری ہے۔ (فوت شدگان کا ذکر اچھے رنگ میں کرنے) کو ضرور پیش نظر رکھیں اس میں بہت فائدے ہیں۔ باقی دنیا کی جماعتیں بھی ایسے پروگرام بنائیں کہ ابتدائی خدمت کرنے والے چاہے وہ سلسلے کے باقاعدہ (مربی) تھے یا انفرادی طور پر آ کر فیض پہنچانے والے تھے ان سب کے ذکر کو زندہ کریں اور اپنی جماعت میں ان کو عام کریں۔

جماعت ماریشس کا شکریہ جماعت ماریشس کا میں تمام عالمگیر جماعتوں کی طرف سے بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ انہوں نے بہت محبت اور محنت کے ساتھ بڑے خلوص کے ساتھ پروگرام مرتب کئے اور بہت غیر معمولی محنت کی ہے اور پھر بھی تھکے نہیں۔ بڑی بشاشت کے ساتھ آخر وقت تک وہ غیر معمولی کوشش کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

مختلف اجتماعات کا ذکر آج کے مبارک جمعہ میں جو مختلف اجتماعات ہو رہے ہیں جن کا ذکر کرنا ضروری ہے۔ اول جماعت احمدیہ سرگودھا شہر کا جلسہ سالانہ آج منعقد ہو رہا ہے۔ پھر تحصیل بھلوال کی جماعتوں کا جلسہ سالانہ بھی آج ہی منعقد ہو رہا ہے۔ لندن ریجن کی مجلس اطفال الاحمدیہ کا ایک روزہ اجتماع پرسوں منعقد ہو رہا ہے۔ بعض عرب جماعتوں کے انصار' خدام' لجنات اور ناصرات کے اجتماعات ۹ جنوری کو منعقد ہو رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ ضلع میرپور خاص کا پانچواں جلسہ سالانہ ۱۳ جنوری کو منعقد ہو رہا ہے۔ انہوں نے بھی آج ہی ذکر کرنے کی درخواست کی ہے۔ ان سب کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ یہ سارے اجتماعات مبارک فرمائے اور اب جو بھی اچھے اجتماعات ہوں' اگر ممکن ہو تو ان کی ویڈیوز بھی محفوظ کر لینی چاہئیں۔ ماریشس کی ویڈیوز جو تھیں وہ اب یہاں آپ کو دکھائی گئی ہیں۔ باقی دنیا کو بھی دکھائی جا رہی ہیں۔ اسی طرح یہ سارے اجتماعات جھلکیوں کے طور پر عالمی بن جائیں گے۔ دنیا میں جہاں بھی اجتماعات ہو رہے ہیں چھوٹی یا غریب جماعت ہو' بڑی یا مخلص جماعت ہو کوئی بھی ہو دنیا کے کسی خطے سے تعلق رکھتی ہو۔ اس کے اپنے کچھ رنگ ہیں۔ سب جماعتوں کی اپنی خوشبوئیں ہیں اور ان کی آوازیں بھی اپنا ایک خاص اخلاص اور پیار کا رنگ رکھتی ہیں۔ ان کی زبانیں بھی ایک کشش رکھتی ہیں۔ احمدیت کے گلدستے میں یہ سارے پھول اللہ نے سجا دیئے ہیں اور خدا کرے یہ گلدستہ بڑھتا چلا جائے۔ ان پھولوں کی خوشبوؤں اور رنگوں کو ہم ان عالمی پروگراموں کے ذریعے سب دنیا تک پہنچاتے رہیں۔ اس سے ایک بین الاقوامی اخوت کی فضا پیدا ہو گی اور مضبوط تر ہوتی چلی جائے گی۔ رابطے مضبوط تر ہوتے چلے جائیں گے اور ساری دنیا کی جماعتوں کو احساس ہو گا کہ ہم کیا ہیں۔ کتنی وسیع عالمگیر جماعت سے ہمارا تعلق ہے۔ اور ہمیشہ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو عطا ہونے والی خدائی خبر یاد آتی رہے گی کہ) "میں تیری (دعوت) کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" میں اس میں ہمیشہ "میں" کے لفظ پر زور دیتا ہوں۔ عام طور پر جب پڑھنے والے پڑھتے ہیں تو میں "تیری" (دعوت) کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا یا "کناروں" پہ زور دیتے ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اس میں "میں" پر زور ہے کہ دنیا سے کیا ہونا ہے' میں پہنچاؤں گا۔ دنیا تو مخالفت پر زور مارے گی اور تیرے ماننے والوں میں بھی اتنی توفیق کہاں ہے کہ وہ خود اپنی طاقت سے اس پیغام کو دنیا تک پہنچا سکیں۔ میں ہوں جو پہنچاؤں گا اور آج دنیا میں ہم انٹرنیشنل ٹیلی ویژن کے ذریعے حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے پیغام کو پہنچا رہے ہیں۔ یہ اللہ ہے جو پہنچا رہا ہے' اس میں ہماری کوششوں کا اگر دخل ہے تو محض یہ کہ ہم بہانہ بنائے گئے ہیں ورنہ حقیقت میں یہ سارے بڑے کاروبار اور بندوبست ہمارے بس کی بات نہیں تھی اور نہیں ہے اگر اللہ کا فضل اٹھ جائے تو سارے پروگرام بے کار اور بے معنی اور بے حقیقت ہو کے رہ جائیں گے۔ ہمیں ان بارہ گھنٹوں کو خوبصورتی سے مفید

چیزوں سے بھرنے کی توفیق ہی نہیں ملے گی کیونکہ بہت بڑا کام ہے۔ اللہ کا فضل ہی ہے جو ساتھ ساتھ نازل ہوتا رہے۔ مسلسل ساتھ دے اور اسی کی رحمتوں کے سائے تلے یہ پروگرام آگے بڑھیں۔

الفضل انٹرنیشنل کا اجراء

آج کا مبارک جمعہ وہ جمعہ بھی ہے جس میں پہلی مرتبہ باقاعدہ "الفضل انٹرنیشنل" کا اجراء ہو چکا ہے اور چوہدری رشید احمد صاحب اور ان کے ساتھیوں نے (جو اللہ نے چاہا) بڑی محنت سے ایک بہت خوبصورت پیش کش کی ہے جو ہر ہفتے (اللہ نے چاہاتو) سب دنیا کی جماعتوں کو پہنچتی رہے گی اور اس سلسلے میں اگرچہ شروع میں قیمت پچاس پنس رکھی گئی ہے لیکن یہ غریب ملکوں کیلئے زیادہ ہے اور یہاں بھی اگر نسبتاً کم پہ مہیا ہو سکے تو بہت بہتر ہے۔ اس کے لئے ہم نے ایک الگ ٹیم بنائی ہے جو اشتہارات اکٹھے کرے گی۔ اس ٹیم میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھے قابل تجربہ کار یا ویسے جوش رکھنے والے نوجوان ہیں اور میں امید رکھتا ہوں کہ (اللہ نے چاہاتو) اس ٹیم کے ذریعے جوں جوں ہماری آمد بڑھے گی۔ ہم ایک وقت ایسا آئے گا کہ چندے کو کم کرنا شروع کر دیں گے اور کوشش کریں گے کہ جیسا کہ ہمیشہ سے دستور رہا ہے اصل "الفضل" کبھی بھی منافع کمانے کا ذریعہ نہیں بنا بلکہ کوشش یہی رہی ہے کہ اپنے پاؤں پر کھڑا ہو جائے تو الفضل بھی اور "ریویو" بھی اگر اپنے پاؤں پر کھڑے ہو جائیں تو ہم پر یہ اللہ کا بہت بڑا احسان ہے اور نعمت ہے اور اس پہلو سے (اللہ نے چاہاتو) خریداروں پر بوجھ کم کرنے کی کوشش کی جاتی رہے گی۔

"ریویو" کے متعلق ایک ہفتے کی تاخیر کا مجھے بتایا گیا ہے۔ بعض فنی مشکلات کی وجہ سے اس کے چھپوانے میں دیر ہو رہی ہے' اس لئے آج کی بجائے وہ اگلے ہفتہ (اللہ نے چاہاتو) شائع ہو گا لیکن وہ چونکہ ماہانہ رسالہ ہے اس لئے چند دن یا ہفتوں کی تاخیر سے کوئی خاص فرق نہیں پڑے گا۔ آئندہ کیلئے ان کا خیال ہے اور امید ہے کہ باقاعدہ ہر مہینے کے آغاز میں وہ "ریویو" شائع کر دیا کریں گے۔ مضامین اگلے ریویو کیلئے بھی تیار ہیں اور اس کو چھپوانے کی تیاری بھی شروع ہو چکی ہے۔ امید رکھتا ہوں کہ آئندہ (اللہ نے چاہاتو) یہ سلسلہ جاری رہے گا لیکن مجھے "ریویو" کے متعلق جو فکر ہے وہ اس کی اشاعت کی ہے۔ دس ہزار کی تعداد میں ہم نے شائع تو کر دیا یعنی ہو رہا ہے۔ سوال یہ ہے کہ وہ احمدی جو انگریزی دان ہیں اور اس سے استفادہ کر سکتے ہیں' ان کے علاوہ غیروں تک پہنچانے کا کیا انتظام ہو گا۔ اس سلسلے میں سب دنیا میں ایسے دانشور صاحب اثر مخلصین خواہ وہ کسی مذہب سے تعلق رکھتے ہوں لیکن مخلص ان معنوں میں کہ دل کے سچے ہوں ایسے لوگوں کی تلاش ہونی چاہئے۔ یہ جو مخلص کا لفظ میں نے استعمال کیا ہے یہ ہر انسان پر برابر صادق آتا ہے خواہ وہ دنیا کے کسی حصے سے تعلق رکھتا ہو۔ کسی مذہب سے تعلق رکھتا ہو اگر وہ اپنے قول کا سچا ہے تو دیکھنے میں فوراً پتہ چل جاتا ہے کہ کس مزاج کا' کس سرشت کا انسان ہے۔ مخلصین ہی ہیں جن کا ذکر قرآن کریم میں متقین کے طور پر آغاز میں کیا ہے (-----) یہ وہ لوگ ہیں جو دل میں ایک قسم کا خدا کا خوف رکھتے ہیں یعنی سچے لوگ ہیں ان کو ضرور ہدایت ملتی ہے چونکہ "ریویو" کو سب دنیا کی ہدایت کیلئے جاری کیا جارہا ہے اس لئے پہلے بھی میں نے بارہا تاکید کی کہ محض زیادہ پتے اکٹھے کرنے کے مقابلے نہ کریں کہ جرمنی دو ہزار دے دے اور بنگلہ دیش تین ہزار بھیج دے کہ جی ہم نے زیادہ پتے اکٹھے کر لئے ہیں۔ پتے اکٹھے کرنا تو ہر ایرے غیرے کے قبضے میں ہے کوئی ڈائریکٹری اٹھا لے اور جتنے مرضی پتے اکٹھے کر لے۔ ہمیں ایسے اندھے پتوں کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمیں ضرورت ہے ایسے انسانوں کے پتوں کی جو صاحب علم بھی ہوں۔ اپنی زندگی کے دائرے میں ایک مقام رکھتے ہوں۔ ان کی آواز دوسروں تک پہنچ سکے اور عموماً جن کے متعلق یہ خیال ہو کہ وہ اچھے مزاج کے لوگ ہیں۔ شریف النفس لوگ ہیں۔ قول کے سچے ہیں۔ ان تک اگر "ریویو" پہنچا تو میں امید رکھتا ہوں کہ اللہ کے فضل کے ساتھ ایک دو سال کے اندر "ریویو" کے ذریعے ہی بہت ہی بالا طبقے سے تعلق رکھنے والی ہزار ہا بیعتیں آنی شروع ہو جائیں گی اور پھر ان کے ذریعے سے یہ روشنی اور بھی پھیلے گی۔ آپ سب سے پہلے تو پتہ جات حاصل کرنے میں جلدی کریں لیکن جس طرح میں نے بتایا ہے اس طرح حاصل کریں۔ پھر ساتھ ہی اس کے بجٹ کی طرف بھی توجہ کریں جن جن جماعتوں میں لوگ اپنے طور پر "ریویو" لگوا سکتے ہیں وہ کوشش کریں اور ہمیں لکھ دیں کہ ہم اتنے "ریویو" کا چندہ ضرور دیں گے لیکن ہمیں ضرورت زیادہ ہے۔ ہم (اللہ نے چاہاتو) ضرورت پوری کریں گے اور جو چندہ ان کی طرف سے ملے گا وہ شکریہ کے ساتھ قبول کریں گے۔ اس طرح (اللہ نے چاہاتو) "ریویو" کو بھی مفید اور وسیع دائرے پر اثر رکھنے والا رسالہ بنائیں گے۔

اشتہارات کا سلسلہ

جہاں تک ٹیلی ویژن کا تعلق ہے اس کیلئے ابھی تک اشتہارات آنے کا سلسلہ شروع نہیں ہوا اور میں سمجھتا ہوں کہ تمام ملک اپنے طور پر جائزہ لیں انٹرنیشنل احمدیہ ٹیلی ویژن کو لوگوں سے پہلے واقف کروانا ہے۔ بہت بڑے بڑے کاروبار والے لوگ ہیں اگر ان کو یہ پتہ ہو کہ ایک انٹرنیشنل ٹیلی ویژن ہے جس کو بڑے انہماک سے مختلف دنیا کے ملکوں میں دیکھا جاتا ہے تو پورے تعارف اور اچھے تعارف کے نتیجے میں کئی ایسے کاروباری ادارے ہیں جو اشتہار دے سکتے ہیں۔ کئی ایسے ادارے ہیں جو زیادہ وقت خریدنا چاہیں گے۔ مثلاً اشتہار دینے کی بجائے وہ گھنٹہ دو گھنٹے روزانہ خریدنا چاہیں گے پھر وہ جس طرح چاہیں اسے استعمال کریں۔ دنیا کے ٹیلی ویژن کی اخلاقی حالت پر ہمارا تو کوئی اختیار نہیں ہے مگر ہم پھر احمدیہ ٹیلی ویژن کے نام پر نہیں بلکہ اپنا کچھ زائد وقت ان کو بیچ دیں گے اس ضمن میں ہمارے پاس مزید گنجائش بھی ہے اور ہم اور بھی وقت خرید سکتے ہیں تو ان سے جو فائدہ پہنچے گا وہ ہم (اللہ نے چاہا تو) اس روپے کو دنیا کی اخلاقی حالت بہتر بنانے کیلئے استعمال کریں گے۔ ٹیلی ویژن کی جو ٹیم جسوال برادران کی ہمارے پاس کام کر رہی ہے۔ وہ بے حد محنت کر رہے ہیں جو کچھ ان کا ہے سب ڈال بیٹھے ہیں۔ مزید طاقت نہیں رہی جو پیش کر سکیں اور وہاں ماریشس میں بھی (جیسا کہ اللہ نے چاہا) غیر معمولی ہمت اور محنت اور اخلاص سے انہوں نے پروگرام تیار کئے مگر کام بڑھ چکا ہے ان کے بس میں نہیں رہا۔ اپنا مرکزی کردار تو (اللہ نے چاہاتو) یہی سنبھالے رکھیں گے لیکن ارد گرد کے مؤیدین اور مدد کرنے والوں کی ضرورت ہے وہ بہت زیادہ پھیل رہی ہے۔ جس طرح انگلستان کی جماعت نے لبیک کہا ہے میں امید رکھتا ہوں کہ باقی دنیا کی جماعتیں بھی اس طرح "سافٹ پروگرامنگ" کے سلسلے میں یعنی ٹیلی ویژن پر دکھائے جانے والے مختلف نوعیت کے اچھے پروگرام بنانے کے سلسلے میں اپنی اپنی کوششیں بڑھائیں گے اور زیادہ سے زیادہ قابل لوگوں کو ٹیموں کی صورت میں ان کاموں میں منہمک کریں گے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودات

ذکر الٰہی کے سلسلے میں میں نے گزشتہ سے پیوستہ خطبہ میں جو ذکر کیا تھا کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہر موقع اور محل کی مناسبت سے ذکر فرمایا کرتے تھے اور ذہن ایسے حیرت انگیز طریق پر اتنی باریکی سے مضامین کی تہہ میں اترتا تھا کہ عام حدیث کو پڑھنے والا انسان سوچ بھی نہیں سکتا کہ اس میں کیا کیا فلسفے کیا کیا حکمت کی باتیں پوشیدہ ہیں اور موقع سے کیا تعلق ہے عموماً لوگ سرسری طور پر حدیث پڑھ کے آگے گزر جاتے ہیں حالانکہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام' کلام الٰہی کے بعد سب سے زیادہ

گہرائی رکھتا ہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ چلنے کی کوشش کرتا ہے اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کے مضمون کو میں بیان کر بھی دوں تو یہ ذکر مکمل نہیں ہو سکتا میری نصیحت جماعت کو یہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کو غور سے پڑھ کر اس میں ڈوب کر اس کی گہرائی سے نئے نئے موتی تلاش کیا کریں اور اپنے ماحول میں پھر اس ذکر کو چلایا کریں۔ اب مثلاً کھانے کے متعلق میں نے بیان کیا تھا' کھانا اٹھایا جا رہا ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیا ذکر فرماتے ہیں۔ وہ زبانی تو بتایا تھا۔ حدیث غالباً میں نے نہیں پڑھی تھی۔ وہ حدیث ترمذی ابواب الدعوات سے لی گئی ہے۔ (------) یہ الفاظ اب اردو میں پڑھتا ہوں۔ حضرت ابی امامہؓ سے روایت ہے یعنی آخری روایت حضرت ابی امامہؓ کی طرف سے ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے سے دستر خوان اٹھایا جاتا تو یہ دعا کرتے "تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔ بہت زیادہ تعریفیں۔ بہت زیادہ پاکیزہ اور برکت والی۔ تجھے ترک نہیں کیا جا سکتا اور نہ ہی تجھ سے بے نیاز ہو سکتے ہیں" کیونکہ رزق کے تعلق میں ایک بے نیازی کے ہونے کا مضمون بھی ہے۔ وقتی طور پر کھانا اٹھایا جا سکتا ہے مگر مستقل بے نیاز نہیں ہو سکتے لیکن اللہ سے نہ عارضی بے نیازی ہے نہ مستقل بے نیازی ہے کیونکہ روحانی زندگی کی یہ ساری طاقت اللہ سے وابستہ ہے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر موقع اور محل کی مناسبت سے ایسا ذکر فرماتے تھے جس میں خود حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے عظیم دلائل پوشیدہ ہیں۔ اب کسی ایسے شخص کو جس نے اپنی طرف سے افتراء کیا ہو اسے یہ توفیق مل ہی نہیں سکتی۔ اگر کوئی کہے کہ ہو سکتا ہے تو وہ جھوٹا اور پاگل ہے۔ جو یہ کہہ سکتا ہے کہ ایک ایسا شخص جو افتراء کرنے والا ہے کھانا اٹھایا جا رہا ہے تو یہ باتیں سوچ رہا ہے اس کے تو وہم و گمان میں بھی یہ باتیں نہیں آ سکتیں عام طور پر دنیا میں جو اللہ والے ہیں ان کے ذہن بھی اس طرف نہیں جاتے تو ایک دہریہ اور مفتری کا دماغ کیسے ان باتوں کی طرف جا سکتا ہے۔ بڑے بڑے، خدا والے ہیں بڑے بڑے انبیاءؑ گذرے ہیں ان کی کتابوں کا مطالعہ کر لیں ان کی زندگی کے حالات دیکھ لیں جس طرح ہر مرحلے ہر موقع پر ہر وقت کی اور ماحول کی اور مزاج کی تبدیلی کے وقت حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو یاد کیا ہے وہ ایک ایک پہلو نہ صرف اللہ کی عظمت کی نشاندہی کرتا ہے بلکہ آپؐ کی صداقت کے اوپر دلالت کرتا ہے۔ ایک سچے گہرائی کے ساتھ پورے صدق کے ساتھ عاشق ہونے والے شخص کے سوا کوئی ایسے موقع پر اپنے رب کو اس طرح یاد نہیں کر سکتا یہ انسانی فطرت کے خلاف بات ہے۔

حضرت عائشہؓ کے حوالے سے میں نے ذکر کیا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کیسے کیا کرتے تھے سجدے میں کیا کیفیت ہوا کرتی تھی اسی مضمون کی ایک اور حدیث ہے۔ حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کریم کے سجدہ میں یہ دعا کرتے تھے "میرا چہرہ اس ذات کیلئے سجدہ ریز ہے جس نے اسے پیدا کیا۔ اس کی شنوائی کو بنایا اور اس کی بینائی کو بنایا" اب چہرے کے ساتھ دو بہت ہی اہم حواس خمسہ کے ذرائع وابستہ کر دیئے گئے ہیں اور چہرے میں اندر کا منہ شامل نہیں ہے۔ اس لئے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزے کا ذکر نہیں فرمایا کیونکہ عربی زبان میں جو چہرہ ہے وہ باہر دکھائی دینے والا حصہ ہے۔ اس لئے ان دو کے تعلق میں آپؐ نے ذکر فرمایا کہ میرا چہرہ اس ذات کیلئے سجدہ ریز ہے جس نے اسے پیدا کیا' اس کی شنوائی کو بنایا اور اس کی بینائی کو بنایا اور پھر فرمایا (-----) اپنے حول کے ساتھ اور اپنی قوت کے ساتھ۔ اب ایک عام پڑھنے والا سوچتا نہیں ہے کہ "حول" کا اس مضمون سے کیا تعلق ہے۔ "قوۃ" کا اس مضمون سے کیا تعلق ہے لیکن ذرا توقف کریں اور غور کریں تو معلوم ہو جائے گا کہ بینائی اور شنوائی یہ دو چیزیں ہیں جن کے ذریعے انسان تمام خوف کی جگہوں سے بچ سکتا ہے۔ ہر قسم کے خطرات سے بچنے کا سب سے اہم ذریعہ جو جاندار کو عطا کیا گیا ہے وہ شنوائی اور بینائی ہے۔ اگر شنوائی اور بینائی نہ رہیں تو کسی خوف سے کوئی آزادی نہیں تو فرمایا۔ وَبِحَوْلِهٖ "حول" اس طاقت کو کہتے ہیں جو خطرات سے بچانے والی ہے تو دیکھیں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ کتنی گہرائی پہ اتری ہے فرمایا میرا چہرہ گو تیرے حضور سجدہ ریز ہے جس کو تو نے شنوائی اور بینائی عطا کی اپنے "حول" کے ساتھ یعنی اپنی ان قوتوں کے ساتھ جو خطرے سے بچانے والی ہیں اور پھر فرمایا: وَبِقُوَّتِهٖ بینائی اور شنوائی کے ذریعے انسان تمام منفعتیں حاصل کرتا ہے۔ اگر اندھا اور بہرہ ہو جائے تو کچھ بھی نہیں رہتا محض ایک سبزی کی طرح لاٹھ سی رہ جاتی ہے۔ اس کا کوئی وجود نہیں رہتا۔ تمام انسانی فوائد' تمام انسانی ترقیات سب سے زیادہ ان دو قوتوں یعنی شنوائی اور بینائی سے وابستہ ہیں۔

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بڑی گہرائی اور فکر کے ساتھ سوچنے کے بعد موقع اور محل پہ دعا مانگتے تھے۔ اس مضمون کے تعلق میں بات کیا کرتے تھے۔ فرمایا یہ میری آنکھیں بھی۔ میرے کان بھی تیرے حضور سجدہ ریز ہو رہے ہیں۔ میرے کان بھی۔ اور تو ہی ہے جو اب ان کی دونوں قوتوں کو بڑھا اور ان کو رفعتیں بخش اور ایسے موقع پر پھر (پاک ہے اللہ جو اعلیٰ شان والا ہے) کے مضمون میں ایک نئی شان پیدا ہوتی ہے ایک نئی بلندی پیدا ہوتی ہے۔ اللہ کی رفعتوں کے ساتھ سماعت کو بھی رفعت ملتی ہے۔ پس حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہتر ذکر کرنے والا کبھی دنیا میں کوئی پیدا نہیں ہوا نہ ہو سکتا ہے۔ پس ذکر کرنے ہیں تو حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے سیکھیں۔

ترمذی کی کتاب الدعوات میں ایک یہ حدیث درج ہے۔ حضرت عبداللہ سے روایت ہے کہ جب شام ہو جاتی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے کہ ہم نے شام کی اور تمام ملک نے اللہ کے لئے شام کی۔ اب یہ بظاہر ایک عام سا فقرہ ہے۔

اس میں عام طور پر خاص بات دکھائی نہیں دے گی مگر آپ کو غور کرنا چاہئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا تمام دنیا نے شام کی ہے۔ اس زمانے میں جو انسان کا دنیا کا تصور تھا وہ یہ تھا کہ ساری دنیا پر بیک وقت رات آتی ہے اور بیک وقت صبح آ جاتی ہے اور حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی سوچ کے مطابق یہ فرما سکتے تھے کہ اللہ کی حمد بیان کرتے ہیں جس کے لئے ہم نے بھی شام کی اور ساری دنیا نے شام کی۔ مگر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ نہیں فرماتے۔ فرماتے ہیں "اور ملک نے اللہ کیلئے شام کی" اس کا مطلب ہے کہ آپؐ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے شعور عطا ہوا تھا کہ ہر ملک کی صبح الگ ہے ہر ملک کی شام الگ ہے۔ ایک ملک تو شام میں شریک ہو سکتا ہے اور چونکہ مراد ملک عرب تھا۔ اس لئے عرب کی بہر حال ایک ہی شام تھی مگر ملکوں اور خطوں کی شامیں الگ الگ ہو سکتی ہیں۔ یہ مضمون واضح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر روشن تھا۔ پس فرمایا جب شام ہو جاتی ہے۔ "ہم نے شام کی اور تمام ملک نے اللہ کے لئے شام کی اور تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں"

سستی اور تکبر سے پناہ مانگنا

فرماتے ہیں "حکومت اسی کی ہے اور سب حمد اسی کو زیبا ہے' وہ ہر شے پر قادر ہے۔ میں مانگتا ہوں خیر جو اس رات میں ہے" یعنی اندھیروں سے صرف شر ہی تو وابستہ نہیں' خیریں بھی تو وابستہ ہیں۔ فرمایا "میں مانگتا ہوں خیر جو اس رات میں ہے۔ اور خیر جو اس رات کے بعد آنے والی ہے اور اس رات کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور اس رات

کے بعد کی برائی سے بھی سستی سے اور تکبر کی برائی سے تیری پناہ میں آتا ہوں" یہ دو باتیں خصوصیت سے میرے نزدیک رات کے مضمون سے تعلق رکھتی ہیں کہ رات چونکہ آرام کے لئے ہے اس لئے سستی اور آرام کا آپس کا ایک رشتہ ہے اور آرام اگر زیادہ ہو جائے اور بے وجہ ہو جائے تو اسی کا نام سستی ہے اور عموماً قومیں جو زیادہ آرام طلب ہو جاتی ہیں وہ تنزل اختیار کر جاتی ہیں۔ راتیں آرام کے لئے ہیں مگر اتنے آرام کے لئے کہ جو کھوئی ہوئی طاقتوں کو بحال کر دے۔ اگر نیند کو ایک عیش کا ذریعہ بنا لیں تو وہ پھر سستی طاری کر دیتی ہے اور ہر کام پر سستی طاری ہو جاتی ہے۔

پھر فرمایا "تکبر"۔ تکبر کا رات کے ساتھ یا ڈھلتے ہوئے وقت کے ساتھ کیا تعلق ہے؟ میں سمجھتا ہوں کہ راتوں کے جو آرام ہیں ان میں متکبر جس جس قسم کی نعمتیں جس جس قسم کے محل اپنے لئے بناتے ہیں۔ اپنی راتوں کو جس طرح عیش و عشرت کا ذریعہ بناتے ہیں غالباً اس طرف اشارہ ہو گا کہ راتیں اپنے ساتھ متکبروں کے لئے خاص قسم کے پیغامات بھی لاتی ہیں۔ خاص قسم کے سامان فراہم کرتی ہیں اور ان کی راتوں کی زندگی خاص طور پر تکبر میں صرف ہوتی ہے اور سجدہ ریزی میں صرف نہیں ہوتی وہ سمجھتے ہیں راتیں ہمارے عیش و عشرت کے لئے بنائی گئی ہیں اور امیر لوگ بعض علاقوں میں بعض دفعہ ساری رات جاگ کر ہر قسم کی گندگی میں مبتلا ہوتے ہیں۔ ان کی رعونت اور ان کے تکبر کا سب سے زیادہ مظہر ان کی راتیں ہوتی ہیں۔ پس سستی سے بھی نجات کے لئے دعا مانگی اور تکبر سے بھی نجات کے لئے اور بچنے کے لئے دعا مانگی۔

پھر فرمایا "اور میں آگ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں"۔ آگ کے عذاب کا تعلق تو پہلی دونوں باتوں سے ہے یعنی شر والا پہلو بھی ہے رات میں اور اس کے بعد جو آنے والا ہے اس میں بھی شر کا پہلو ہے۔ سستی کا پہلو بھی ہے، تکبر کا پہلو بھی ہے اور یہ دونوں باتیں انسان پر آگ واجب کر دیتی ہیں۔ اس لئے فرمایا کہ میں آگ سے پناہ مانگتا ہوں اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

"قبر کے عذاب سے" کا ذکر اس لئے فرمایا گیا کہ نیند کو موت کے ساتھ ایک مشابہت ہے اور موت کی جو کیفیت قبر کی حالت میں ہو گی وہ ایک نیم جاگنے اور نیم سونے کی سی کیفیت ہے تو سوتے وقت کو قبر کے وقت کے مشابہ قرار دینا بھی ایک بہت فصاحت و بلاغت کا کلام ہے۔ سونے سے پہلے موت کا خیال آنا لیکن عارضی موت نہیں۔ ابھی پوری طرح موت اپنے تمام عوارض کے ساتھ آگے نہیں بڑھی۔ قبر کی حالت وہ ہے جو اگلی دنیا کے لئے پہلی تیاری کا حکم رکھتی ہے اور جس طرح ہمارے لئے نیند ہے اسی طرح اگلی دنیا کی جاگ سے پہلے قبر کی حالت ہے تو فرمایا میں قبر کے عذاب سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں۔

سونے کے وقت کی دعا

پھر ترمذی کتاب الدعوات ہی سے حذیفہ بن الیمان کی یہ حدیث لی گئی ہے وہ عرض کرتے ہیں کہ "نبی کریم ﷺ سونے کا ارادہ فرماتے تو اپنے ہاتھ سر کے نیچے رکھتے اور پھر عرض کرتے۔ اے میرے اللہ مجھے اس دن کے عذاب سے بچانا جس دن تو اپنے بندوں کو جمع کرے گا یا اٹھائے گا" اب اس کا بھی اسی مضمون سے تعلق ہے۔ سونے سے پہلے چونکہ انسان پر ایک قسم کی موت طاری ہونے والی ہوتی ہے۔ (------) یہی مضمون ہے قرآن کریم کا جس کو حدیث میں مختلف دعاؤں میں ڈھالا جا رہا ہے کہ ہم ایسی حالت میں جا رہے ہیں کہ موت سے کچھ مشابہت ہو رہی ہے اور موت سے تعلق میں سب سے زیادہ پہلا خیال انسان کو قبر کے عذاب یا آگ کے عذاب کا آنا چاہئے کیونکہ یہی دو بد انجام ہیں جو انسان کو موت کے بعد ملا کرتے ہیں۔ تو بد انجام سے پناہ کے وقت پناہ حاصل کرنے کیلئے بہت ہی اچھا موقع ہے کہ سونے سے پہلے انسان یہ دعائیں کرے۔

پھر اسی کیفیت کی ایک اور دعا کتاب الدعوات ہی میں حذیفہ ابن یمان سے مروی ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سونے کا ارادہ فرماتے تو کہتے اے اللہ تیرے ہی نام کے ساتھ مرتا ہوں اور تیرے نام کے ساتھ جیتا ہوں۔ یہاں بھی وہی مضمون ہے کہ ایک عارضی موت میں سے انسان گزرنے والا ہے جو مستقل بھی ہو سکتی ہے کوئی پتہ نہیں کہ پھر اٹھیں گے کہ نہیں اٹھیں گے۔ تو ہر دفعہ جب سونے لگے تو انسان موت کو ضرور یاد کرے اور موت سے پہلے جس طرح انسان گھبراہٹ میں دعائیں مانگتا ہے اور دنیا کو بھلا کر سب سے زیادہ خدا کی ناراضگی کے خوف سے بچنے کے لئے استغفار کرتا ہے وہی کیفیت ہر رات کو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر طاری ہوتی تھی۔ باوجود اس کے کہ آپ کو ہر عذاب سے پناہ دی جا چکی تھی پس اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنے بارے میں ایسی احتیاط فرماتے تھے۔ کہ عارضی موت سے پہلے بھی خدا تعالیٰ کی طرف گریہ و زاری سے متوجہ ہوتے اور آگ کے عذاب سے بچنے کی دعائیں کرتے تھے تو ایک عام گنہگار انسان کے لئے تو ہزار گنا زیادہ یہ واجب ہے کہ موت کے مشابہ ہر کیفیت سے پہلے وہ استغفار سے کام لے اور اللہ تعالیٰ کے حضور گریہ و زاری کرے اور آگ کے عذاب سے پناہ مانگے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں "اے اللہ تیرے نام کے ساتھ میں مرتا ہوں اور تیرے نام کے ساتھ جیتا ہوں"۔ اس میں صبح اٹھنے کی دعا بھی شامل ہو گئی ہے تیرے نام کے ساتھ روز مرتا ہوں یعنی رات کے وقت اور پھر تیرے نام کے ساتھ جیتا ہوں اور جب نیند سے بیدار ہوتے تو کہتے "تمام تعریفیں اس ذات کے لئے ہیں جس نے مجھے مارنے کے بعد زندہ فرمایا اور اس کی طرف لوٹ کر جانا ہے"۔

پھر ترمذی کتاب الدعوات ہی سے حضرت عائشہؓ کی یہ حدیث لی گئی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات بستر پر سونے کے لئے تشریف لاتے تو اپنے دونوں ہاتھ اکٹھے کر کے ان میں پھونک مارتے اور ان میں سورہ اخلاص اور معوذتین پڑھتے اور پھر ان سے جس حد تک پہنچ سکتے جسم کا مسح فرماتے۔ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ سارے جسم کے ہر حصے پر ہاتھ پہنچانا اور اس کو رگڑنا ضروری ہے یہ غلط ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ حدیث ہے کہ وہ جس حصے تک آرام سے ہاتھ پہنچ سکتا تھا پہنچاتے باقی ہاتھ کا اشارہ ہی کافی سمجھتے تھے۔ سر اور چہرے سے شروع فرماتے اور جسم کے سامنے والے حصے پر زیادہ مسح فرماتے۔ یعنی یہ نہیں کہ اٹھ اٹھ کر پیچھے بھی ہاتھ پھیرے جائیں۔ بعض لوگوں کو میں نے دیکھا ہے جن کو اس حدیث کا پورا علم نہیں ہوتا وہ یہ سمجھتے ہیں کہ الٹ پلٹ کر کے سارے بدن پر ہاتھ ملنے ضروری ہیں' یہ غلط طریق ہے اور غیر فطری طریق ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم جسم کے سامنے والے حصے پر جہاں آسانی سے ہاتھ پہنچتے ہیں وہاں تک تبرکاً پھیرتے تھے اور ایک علامتی طور پر یہ بات فرمایا کرتے تھے۔ تین مرتبہ ایسا کیا کرتے تھے ورنہ دعا تو وہی تھی جو دل سے اٹھتی تھی اور فوراً قبول ہو جایا کرتی تھی۔

حضرت انسؓ بن مالک کی روایت ہے یہ بھی ترمذی کتاب الدعوات سے لی گئی ہے کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بستر پر تشریف لے جاتے تو یوں خدا کا ذکر کرتے "سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور ہمیں پلایا اور ہمارے لئے کافی ہوا اور ہمیں پناہ دی اور کتنے ہی ہیں جن کے لئے کوئی ایسا وجود نہیں کہ ان کے لئے کافی ہو اور انہیں پناہ دے"۔

سارے دن کے مشاغل کے بعد رات کو در اصل نیند میں انسان تھکاوٹ سے پناہ مانگتا ہے۔ ہر قسم کی محنتوں کے بعد اور پھر ہر قسم کے خطرات سے جو پناہ بستر میں ملتی ہے ویسی پناہ کسی اور جگہ نصیب نہیں ہوتی۔ سب جانور بھی تھک کر جب اپنے آرام کی جگہ کو پہنچتے ہیں تو وہی ان کی پناہ گاہ بن جاتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دن پر

نظر کرتے ہوئے یاد فرماتے تھے کہ ہمیں اللہ نے کھانا کھلایا اللہ ہی نے پلایا اور ہمارے لئے کافی ہوا اور ان پر نظر ڈالتے تھے جن کے لئے کافی نہیں ہوا یعنی اللہ تو ویسے سب کائنات کے لئے ہے لیکن وہ لوگ جو خدا سے تعلق توڑ لیتے ہیں پھر وہ خدا کے ذمے سے نکل جاتے ہیں۔ یعنی عمداً گناہوں میں بڑھ کر بعض دفعہ انسان واقعۃً اللہ کے ذمے سے باہر چلا جاتا ہے تو ان کا بھی خیال کرتے اور فرماتے کتنے ہی ہیں جن کے لئے کوئی ایسا وجود نہیں کہ ان کے لئے کافی ہو اور انہیں پناہ دے۔

سفر کی دعا

پھر حضرت عبداللہ بن سرجسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر پر تشریف لے جاتے تو کہتے اے اللہ سفر میں تو ہی ہمارا ساتھی ہے یعنی نیند کے ذکر کے بعد اب سفر کے ذکر میں ہم داخل ہوتے ہیں۔ ان حدیثوں سے یہ ظاہر ہے کہ سونا جاگنا اللہ ہی کے نام پر ہوتا تھا۔ اللہ ہی سے باتیں ہوتی تھیں۔ اللہ کے نام سے سوتے تھے۔ اللہ کے نام سے جاگتے تھے۔ اور رات کی جو کیفیت تھی اس میں بھی عام حالتوں کے مقابل پر زیادہ قرب الٰہی نصیب تھا کیونکہ دنیا سے جب ہم وفات کے بعد عالم برزخ میں جاتے ہیں تو احادیث سے ثابت ہے کہ اگر ہم جنتی وجود ہیں تو ہمیں جنت کی ہوائیں زیادہ ملتی ہیں اور اگر جہنمی وجود ہو تو جہنم کے بھبکے بھی پہنچتے ہیں اگرچہ پوری قوت کے ساتھ نہیں۔ اس لئے وہ خدا کے بندے جو خدا کا قرب چاہتے ہوئے دن گذارتے ہیں جب وہ رات کو سوتے ہیں تو ان کا عالم برزخ ایک قسم کی جنت کا عالم برزخ ہوتا ہے۔ پس سوتے بھی اللہ کا نام لے کر تھے اٹھتے بھی اللہ کا نام لے کر تھے اور رات کے وقت مختلف رویائے صادقہ کے ذریعے وحی جاری رہتی تھی اور اللہ کی طرف سے اپنے قرب کی ایسی علامتیں ضرور نصیب ہوتی ہوں گی جن کو ہم جنت کی کھڑکیوں کے ٹھنڈے جھونکے قرار دے سکتے ہیں۔ حضرت عبداللہؓ بن سرجس کی روایت ہے کہ سفر پر روانہ ہوتے تو خدا کے حضور یہ عرض کرتے "اے اللہ سفر میں تو ہی ہمارا ساتھی ہے اور گھر میں تو ہی نگران ہے۔ اے اللہ ہمارے سفر میں تو ہمارا ساتھی بن اور ہمارے اہل پر ہمارا جانشین" یہ دو باتیں ہیں۔ اے اللہ سفر میں تو ہی ہمارا ساتھی ہے اور گھر میں تو ہی نگران ہے ایک یہ بیان کیا ہے اور ساتھ ہی یہی دعا کی ہے کہ اے اللہ ہمارے سفر میں تو ہمارا ساتھی بن اور ہمارے اہل میں ہمارا جانشین بن۔

اس میں ایک تو مستقل طور پر جو دائمی حقیقت ہے اس کا بیان ہے کہ سفر میں اللہ کے سوا کوئی ساتھی نہیں ہے حقیقت میں وہی ہے اور گھر کا بھی حقیقی نگران وہی ہے۔ یہ ایک عام جاری وساری کیفیت کا اور حقیقت کا حال بیان ہو رہا ہے اس کے نتیجے میں پھر ذہن دعا کی طرف مائل ہوتا ہے اور بذات خود انسان باشعور طور پر یہ تمنا کرتا ہے کہ اے اللہ تیرے سوا کوئی سفر کا ساتھی ہو نہیں سکتا اس لئے تو ہمارا ساتھی بن جا یعنی بالارادہ ہمارے ساتھ ہو۔ ہماری ہر مشکل اور مصیبت میں کام آ اور پیچھے ہمارے گھر کا تو ہی نگران اور جانشین ہو جا یعنی گھر کو ہر قسم کی آفات سے بچائے رکھ۔ ہر قسم کی ضرورتیں ان کی پوری فرمانے والا ہو۔ ہر قسم کے خوف سے امن دینے والا ہو۔ پس صرف اپنے لئے جاتے ہوئے دعا نہیں کرتے تھے بلکہ ان کے لئے بھی جن کو پیچھے چھوڑ کر جایا کرتے تھے اور دونوں کو اللہ ہی کے سپرد رکھتے تھے۔ "اے اللہ ہم سفر کی مشقت سے اور بُرے لوٹنے سے تجھ سے پناہ مانگتے ہیں" یعنی سفر میں جو مصیبتیں پہنچتی ہیں ان کی مشقت سے بھی اور بد حال گھروں کو لوٹنے سے تجھ سے پناہ مانگتے ہیں "اور مظلوم کی پکار سے اور کسی برے منظر سے۔

مظلوم کی پکار اور برے منظر سے اس لئے کہ حادثات بھی ہوتے رہتے ہیں صرف یہی نہیں کہ آپ ہی پناہ میں آئیں بلکہ اگر کسی تکلیف دہ منظر کو آنکھوں سے دیکھ بھی لیں تو وہ بھی بڑی تکلیف کی چیز ہے تو فرمایا کہ نہ صرف ہم تک شر نہ پہنچے بلکہ شر کی جگہوں سے ہمیں بچائے رکھ اور اس میں آپ کے ساتھ مسافروں کے لئے بھی دعا ہو گئی اور سفر میں جن جن جگہوں سے جن جن گلیوں سے آپ کا گذر ہوتا تھا ان سب کے لئے دعا ہو گئی یعنی ایسا پاک وجود جس کے جانے سے ہر جگہ برکت ہی برکت ہو جس کے ماحول میں کوئی برا واقعہ پیش نہ آ رہا ہو۔ یہ ایک بہت ہی پیاری دعا ہے جسے آپؐ نے (-------) ایک فیض عام کے طور پر (-----) پہنچایا ہے کہ میں یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ کیا کرتا تھا اور اگر آپؐ یہ دعا نہیں بھی کرتے تو بھی اللہ کی نعمت ہمیشہ آپؐ کے ساتھ رہا کرتی تھی لیکن اس کے ذریعہ ہمیں یہ بتایا کہ ایسی دعا کیا کرو کہ اس دعا کا فیض صرف تم تک نہ پہنچے تمہارے گھر تک نہ پہنچے بلکہ تمہارے ساتھ عام نور بن کر پھرتا رہے جن شہروں میں تم جاؤ ان کے لئے برکت کا موجب بنے۔ جن گلیوں سے تم گذرو ان کے لئے برکت کا موجب بنے۔ جن سواریوں پر تم سوار ہو ان کے لئے برکت کا موجب بنے اور کوئی برائی تم نہ دیکھو یعنی تمہارے ماحول تمہارے گرد و پیش میں کوئی برائی پیدا نہ ہو اس لئے یہ دعا بھی بہت ہی اہم ہے جسے ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے۔

"اور مظلوم کی پکار سے" عام طور پر دنیا میں ظلم ہوتے رہتے ہیں اور ایک انسان بعض دفعہ بے بس ہو جاتا ہے۔ مسافر ہے کچھ بھی نہیں کر سکتا لیکن جب یہ کسی مظلوم کی پکار کو سنتا ہے تو دل کو بہت چوٹ لگتی ہے تو فرمایا کہ اس سے بھی ہمیں بچا کہ ہم تک کسی تکلیف دہ کی کوئی چیخ پہنچے۔

حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر سے باہر تشریف لے جاتے تو یہ الفاظ دہراتے "اللہ کے نام کے ساتھ گھر سے باہر نکلتا ہوں۔ اللہ پر ہی توکل کرتا ہوں۔ اے اللہ ہم تیری پناہ میں آتے ہیں اس بات سے کہ ہم لغزش کھائیں یا گمراہ ہوں یا ظلم کریں یا ہم پر ظلم کیا جائے یا ہم جہالت کی کوئی بات کریں یا ہمارے خلاف کوئی جہالت کرے"۔ یہ تمام وہ باتیں ہیں جو سفر میں درپیش ہوتی ہیں اگرچہ عام دنیا کے حالات میں ایک مقیم کے لئے بھی یہ خطرات رہتے ہیں لیکن مسافر ہونے کی حالت میں یہ خطرات بہت بڑھ جاتے ہیں اور ایک مسافر کے لئے زیادہ اس بات کا احتمال ہے کہ اس پر جہالت کی جائے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں جہاں ظلم اور جہالت سے بچنے کی دعا مانگی ہے وہاں یہ بھی مانگی ہے کہ دنیا کو بھی ہمارے ظلم اور ہماری جہالت سے بچا۔

اس دعا میں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی فطرت کی صداقت کس طرح ظاہر و باہر ہے یعنی محض اپنے لئے طلب نہیں ہو رہی بلکہ جو چیز اپنے لئے چاہتے ہیں غیر کے لئے بھی وہی چاہتے ہیں اور صرف یہ نہیں کہ ہمیں ہی ظلم سے اور جہالت سے بچائے رکھ۔ بعض دفعہ نادانستہ بھی انسان دوسرے پر ظلم کر بیٹھتا ہے نادانستہ یا بلا ارادہ جہالت کی بات کر بیٹھتا ہے تو فرمایا کہ ہم صرف دوسروں کے ظلم اور جہالت سے پناہ نہیں مانگ رہے اے خدا ہمارے ظلم اور جہالت سے بھی دنیا کو پناہ دینا۔ اس میں بہت گہرے سبق ہیں اور ایک سبق اس میں یہ ہے میں سمجھتا ہوں کہ قبولیت دعا کے لئے دعا کا فیض عام کرنا چاہئے اگر دعا محض خود غرضی کی ہو تو اسے پایہ قبولیت میں ایسی جگہ نہیں مل سکتی جیسی ایک بے غرض کی دعا ہوتی ہے۔ پس جہاں غیروں کی غرض کو اپنی غرض میں شامل کر لیا جائے وہ دعا زیادہ مقبول ہو جاتی ہے کیونکہ وہ رب العالمین کے ساتھ ایک گہرا تعلق رکھتی ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے۔ سب جہان کے لئے جب آپ فیض مانگتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اسے زیادہ پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔

دعا کے دو پہلو

دوسرے یہ کہ جو سبق میں نے اس سے سیکھا ہے وہ یہ ہے کہ اگر

آپ واقعتاً یہ چاہتے ہیں کہ آپ کو اللہ دشمنوں کی جہالت اور ان کے ظلم سے بچائے تو اپنے ہاتھ جب بھی ظلم پر لمبے ہوتے ہیں اور جہالت پر دراز ہوتے ہیں تو پھر یہ دعا کرنا کہ اے اللہ ہمیں ظلم سے بچا اور ہمیں جہالت سے بچا' محض ایک کھوکھلی اور بے معنی دعا ہوگی۔ پس دعا کے دوسرے پہلو نے صرف دعا نہیں سکھائی زندگی کے آداب سکھائے ہیں ایک روزمرہ کی زندگی کا سلوک بتایا ہے کہ تم اگر اللہ تعالیٰ سے جہالت سے بچنے کی دعا مانگتے ہو تو لازم ہے کہ خدا کے بندوں کو اپنی جہالت سے بچاؤ۔ اگر اللہ تعالیٰ سے ظلم سے بچنے کی دعا مانگتے ہو تو لازم ہے کہ خدا کے بندوں کو اپنے ظلم سے بچاؤ۔ اگر اللہ تعالیٰ سے ظلم سے بچنے کی تمنا رکھتے ہو تو تم پر فرض ہے کہ دنیا کو اپنے ظلم سے بچاؤ۔ اور پھر نیک عمل کے ساتھ یہ دعا کرو گے تو دعا مرفوع ہوگی کیونکہ قرآن کریم نے یہ راز ہمیں سمجھا دیا ہے کہ وہ کلمہ طیبہ جو علم صالح ساتھ رکھتا ہو' علم صالح کی طاقت رکھتا ہو وہ آسمانوں کی رفعتوں تک بلند ہو جاتا ہے اور جس کے ساتھ اعمال کا ایندھن نہ ہو اس میں اٹھنے کی طاقت نہیں جیسے بغیر ایندھن کے جہاز اڑانے کی کوشش کی جائے تو اسی دعا نے یہ سارے مضمون ہمیں سکھا دیئے کہ دعا غیروں کے لئے بھی کرو اور اپنے لئے بھی کرو اور عمل سے بھی اس دعا کی تائید کرو تو پھر دیکھو کہ کس طرح تمہارے حق میں یہ دعا قبول ہوتی ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو یوں کہتے۔ "ہم لوٹ رہے ہیں توبہ کرتے ہوئے اپنے رب کی عبادت کرتے ہوئے اور اپنے رب کی تعریف کرتے ہوئے" یہ دعا بھی گہری حکمت رکھتی ہے۔ عام طور پر جب ہم سفر سے واپس لوٹتے ہیں تو پہلی بات یہ کرتے ہیں اور اکثر یہی کرتے چلے جاتے ہیں کہ (سب تعریف اللہ کے لئے ہے) خدا نے خیر و عافیت سے سفر تمام کیا اور ہم خوش خوش اپنے گھر والوں کی طرف لوٹے ہیں مگر حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کی طرف لوٹنے کے ساتھ اس مضمون کو باندھ دیا کرتے تھے اور یہ آپ کی سچائی کی بہت گہری دلیل ہے حقیقت میں اگر کوئی اپنے نفس کا عرفان رکھتا ہو تو اس کو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عرفان کی بھی صلاحیت عطا ہو جاتی ہے اگر اپنے نفس کا ہی عرفان نہ ہو تو کسی عرفان کی بھی صلاحیت نہیں ہو سکتی تو وہ جاہل اور گستاخ جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر حملے کرتے ہیں اور کہتے ہیں کیا نشان دیا؟ کیا دکھایا؟ اگر ان میں ذرا بھی بصیرت ہو اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی روزمرہ کی زندگی کے ایک عام دستور کو دیکھیں تو وہیں سے ان کو آپؐ کی صداقت کے نشان مل جائیں گے اور ہر نشان کافی ہوگا۔ ایک ہی دلیل حضورؐ اکرم کی صداقت پر روز روشن کی طرح گواہ رہے گی۔ اب یہ دیکھیں کہ سفر سے لوٹنے کے بعد یہ عرض کر رہے ہیں کہ ہم تیری طرف توبہ کے ساتھ لوٹتے ہوئے لوٹ رہے ہیں یعنی انسان سفر سے گھر کے آرام کی طرف آتا ہے اور اسے پناہ ملتی ہے۔ اگر انسان نے خدا کی طرف جانا ہے اور توبہ کے بغیر اسے وہ پناہ مل نہیں سکتی تو عارضی سفر کا خیال دل سے وقتی طور پر محو ہو جاتا ہے اور زندگی کے لمبے سفر کی طرف دھیان چلا جاتا ہے اور یہ خیال آتا ہے کہ ہم نے خدا کی طرف جانا ہے پس اس سے یہ عرض کرتے ہیں کہ ہم توبہ کے ساتھ تیری طرف لوٹنے والے بنیں اور تو ہمیں قبول فرما اور ہمیں اس طرح پناہ دے جس طرح سفر کی تھکاوٹ کے بعد گھر پناہ دیا کرتا ہے کہ ہم اپنے رب کی عبادت کرتے ہوئے اور اپنے رب کی تعریف کرتے ہوئے لوٹ رہے ہیں (----) یہ مضمون لمبا ہوتا چلا جارہا ہے مگر اچھا ذکر ہے۔ بہت ہی پیارا ہے جتنا لمبا ہو اچھا ہے۔ (اللہ نے چاہا تو) باقی آئندہ خطبے میں انشاءاللہ۔

(الفضل انٹرنیشنل ۲۸- جنوری تا ۴- فروری ١٩٩۴ء)

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرمہ حیدر علی ظفر صاحب مربی سلسلہ لکھتے ہیں

عزیزہ طیبہ ناہید صاحبہ بنت مکرم چوہدری بشارت احمد صاحب ساکن فرانکفورٹ جرمنی کی قوت شنوائی اور بینائی پیدائش کے معاً بعد سے کمزور رہے۔ یونیورسٹی کلینک میں عرصہ دس سال سے علاج ہو رہا ہے۔ اس عرصہ میں مسلسل اور متواتر حضرت صاحب سے بھی رابطہ رہا۔ حضرت صاحب نے دعاؤں کے ساتھ از راہ شفقت ہومیو پیتھک ادویہ بھی تجویز فرمائیں جو کہ زیر استعمال رہیں۔ کچھ عرصہ قبل ڈاکٹروں نے نظر کی بحالی کے امکان کو رد کر دیا تھا اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ڈاکٹروں نے اس امکان کا اظہار کیا ہے کہ آنکھوں کے ایک میجر اپریشن سے بینائی بحال ہو سکتی ہے۔ چنانچہ ایسا اپریشن مورخہ ۲٦- اپریل کو یونیورسٹی کلینک فرانکفورٹ میں ہو رہا ہے۔ قارئین الفضل سے اپریشن کی کامیابی اور عزیزہ کی بینائی کی بحالی اور مکمل صحتیابی کے لئے دعا کی درخواست کی جاتی ہے۔

خالی آسامیاں

○ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں درج ذیل آسامیاں خالی ہیں۔ ان کے لئے درخواستیں بھجوانے کی آخری تاریخ ۲۵- اپریل ہے۔

نام آسامی

میڈیکل آفیسر (شعبہ جراحی) 1

گریڈ 3170-215-5750

500 NPA

ویمن میڈیکل آفیسر (شعبہ گائنی) 1

گریڈ 3170-215-5750

500 NPA

ڈینٹل سرجن 2

گریڈ 3170-215-5750

500 NPA

فارماسسٹ 1

گریڈ 3170-215-5750

آئی رجسٹرار 1

گریڈ 3170-215-5750

500 NPA

پتھالوجسٹ 1

گریڈ 4065-271-6775

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

امتحان سہ ماہی اول ۹۴ء

○ ممبران مجلس انصار اللہ نوٹ فرمالیں کہ امتحان سہ ماہی اول ۹۴ء کے حل شدہ پرچہ جات مرکز میں پہنچانے کی آخری تاریخ ١۵- اپریل ۹۴ء ہے۔ زعماء کرام کوشش کریں کہ آخری تاریخ سے قبل زیادہ سے زیادہ انصار علم و فضل میں اضافہ کرنے کے اس مرکزی پروگرام میں عملاً شریک ہوں۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان۔ ربوہ)

پاک گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ طارق مارکیٹ ربوہ
عبدالمنان ناصر ولد میاں عبدالسلام صاحب
فون: ۶۴۲ ۵۵۰

M.T.A
کی نشریات بالکل صاف اور واضح دیکھنے کیلئے
مضبوط اور معیاری مکمل ڈش انٹینا
امپورٹڈ ریسیور کے ساتھ
۹۵۰۰ روپے میں
ٹی وی پوائنٹ
بالمقابل تھانہ کوتوالی فیصل آباد
فون: ۳۰۸۰۶ رہائش ۶۸۰۳۷۳

ہر قسم کے زیورات کا مرکز
شریف گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ ربوہ فون: 649

ہر قسم کے فرج، فریزر، کوکنگ رینج، گیزر واشنگ مشین اور سنگر سلائی مشین کیلئے۔
برکت علی الیکٹرانکس
شہناز پلازا۔ چاندنی چوک
مری روڈ۔ راولپنڈی
فون: 420958

خبریں

ربوہ : 14- اپریل-1994ء

آج بھی بادل چھائے ہوئے ہیں۔
درجہ حرارت کم از کم 12 درجے سنٹی گریڈ
اور زیادہ سے زیادہ 31 درجے سنٹی گریڈ

○ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس ڈاکٹر نسیم حسن شاہ نے کہا کہ عوامی خوشحالی کی ضمانت آزاد عدلیہ کے بغیر نہیں دی جا سکتی۔ صرف عدلیہ ہی ریاستی ظلم و ستم اور سرکاری اہلکاروں کے جبر کے خلاف تحفظ فراہم کر سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ عدالتوں کو مارشل لاء کے سامنے جواب دہ بنانے کی کوشش ناکام بنائی گئی اور ایک میجر جنرل کو توہین عدالت کا مرتکب قرار دیا گیا۔ انہوں نے یہ باتیں اپنی ریٹائرمنٹ کے موقع پر فل کورٹ ریفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہیں۔ یہ ریفرنس ان کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرنے کے لئے منعقد کیا گیا تھا۔

○ صدر پاکستان فاروق احمد خان لغاری کی صدارت میں ہونے والے اعلیٰ سطحی اجلاس میں طویل لے دے کے بعد دریائے سندھ کے پانی کی تقسیم کا مارچ ۹۱ء کا سمجھوتہ برقرار رکھنے اور اس میں ترمیم نہ کرنے پر اتفاق کیا گیا۔ اور فیصلہ کیا گیا کہ سابقہ فارمولے پر ہی عملدرآمد ہو گا۔ اس سے تمام غلط فہمیاں دور ہو گئیں اور صوبوں کو ان کے حصہ کا پانی دینے کا فیصلہ کیا گیا۔

○ وفاقی وزیر پانی و بجلی غلام مصطفیٰ کھر نے کہا ہے کہ حالیہ بارشوں کے بعد مئی تک پانی کا کوئی مسئلہ نہیں ہو گا۔ خصوصی کمیٹی صوبوں میں پانی کی تقسیم کا فیصلہ کیا کرے گی۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ واپڈا کی نجکاری کے خلاف مظاہرے کرنے والے مزدوروں سے مذاکرات کریں گے۔

○ سابق نگران وزیر اعظم معین قریشی نے کہا ہے کہ موجودہ حکومت ایک نمائندہ حکومت ہے اور اسے کام کا موقع ملنا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ نادہندگان قوم کا پیسہ کھا کر بیٹھے ہیں۔ ان سے پیسہ نکلوانے کے لئے قرضوں کی وصولی شدت سے ہونی چاہئے۔ انہوں نے وائس آف امریکہ کو ایک انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ میں بین الاقوامی اداروں کے ساتھ کئے گئے سمجھوتوں کی تعمیل سے مطمئن ہوں۔

○ ایران کی قومی اسمبلی کے سپیکر ناطق نوری کا لاہور پہنچنے پر پرتپاک استقبال کیا گیا۔ ان کو ہوائی اڈے سے بادشاہی مسجد تک جلوس کی شکل میں لے جایا گیا اور راستے میں گل پاشی کی گئی اور پاک ایران دوستی اور امام خمینی زندہ باد کے نعرے لگائے گئے۔

○ راولپنڈی میں مہنگائی کے خلاف مزدوروں نے زبردست احتجاج کیا اور یکم مئی کو یوم مطالبات کے طور پر منانے کا اعلان کیا۔ حکومت کو مطالبات تسلیم کرنے کے لئے ۱۶ مئی تک الٹی میٹم دیا گیا۔ حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ کم از کم تنخواہ ۵ ہزار روپے مقرر کی جائے۔ اور پے کمیٹی کی سفارشات کا جلد اعلان کیا جائے۔

○ لاہور میں ریلوے سٹیشن چوک میں ایک ہوٹل میں شدید دھماکہ ہوا جس سے ۳۔ افراد ہلاک اور ۱۲۔ زخمی ہو گئے۔ جس میں سے چار کی حالت تشویش ناک ہے۔

○ پیر پگارو نے کہا ہے کہ آصف زرداری اس حکومت کی رخصتی کے لئے تمام کام مکمل کر چکے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جب جائے گا تو سب کچھ ہی جائے گا۔ اور وہ آئیں گے جن کا عوام کو انتظار ہے۔ نواز شریف کے متعلق انہوں نے کہا کہ انہیں سنبھل کر چلنا ہو گا کیونکہ اگلا پچھلا حساب اب دینا پڑے گا۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب کے مشیر اور پنجاب اسمبلی کے آزاد رکن نذیر احمد اترا پیپلز پارٹی میں شامل ہو گئے ہیں۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے ڈویژن بنچ نے بریگیڈیر ریٹائرڈ امتیاز علی کی اپیل پر فیصلہ دیتے ہوئے قرار دیا ہے کہ سرکاری ملازمین کا احتساب قانون کی پہنچ سے باہر قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اور یہ بھی صحیح نہیں کہ وضاحت کے بغیر مقدمہ درج نہیں ہو سکتا۔

○ ایوان صدر میں منعقد ہونے والے اجلاس میں کالا باغ ڈیم کی تعمیر کو ضروری قرار دے دیا گیا۔ اجلاس میں ملک میں۔ بجلی کی مانگ پورا کرنے کے لئے ہنگامی اقدامات کرنے کو کہا گیا۔

○ اٹک پل کے قریب ایک ویگن گہرے کھڈ میں گرنے سے ۱۰ مسافر جاں بحق ہو گئے۔

○ حکومت نے جولائی سے سیلز ٹیکس میں اڑھائی فی صد اضافے کا فیصلہ کیا ہے۔ وسائل میں اضافے کے لئے ہر چیز پر ٹیکس لگایا جائے گا۔ ابتدائی طور پر مینو فیکچرنگ سطح پر ٹیکس عائد ہو گا۔ بعد میں ہول سیل اور پرچون کا کاروبار کرنے والوں پر بھی ٹیکس عائد کر دیا جائے گا۔

○ قانون انصاف و پارلیمانی امور کے وفاقی وزیر سید اقبال حیدر نے کہا ہے کہ توہین رسالت کی [illegible] کم کرنے کی کوئی تجویز حکومت کے زیر غور نہیں۔

صاحب اولاد

اپنے پھول سے بچوں کی صحت اور نشوونما کا خاص خیال رکھیں۔ اگر کوئی کمزوری ہو تو مندرجہ ذیل ادویات سے انتخاب کریں۔

DWARFISHNESS COURSE	120	چھوٹا قد کورس
BED URINE COURSE	35	بول بستری کورس
MITTI CHOUR COURSE	25	مٹی چھوڑ کورس
BABY GPOWTH COURSE	40	بے بی گروتھ کورس
MARASMUS COURSE	60	سوکھا پن کورس
BABY TONIC	12	بے بی ٹانک
SLOW DENTITION CURE	20	آہستہ دانت نکالنا کیور
IRRBOULER TEETH CURE	20	بے ترتیب دانت کیور

ڈاکٹرز اور سٹاکسٹوں کے لئے معقول کمیشن چار صد روپے یا زائد کے آرڈر پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی

کیور ہومیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ

گول بازار - ربوہ پاکستان - فون آفس 771 کلینک 606

سرگودھا شہر کی رہائشی سکیموں میں ارزاں ترین رہائشی منصوبہ
ملازمت پیشہ اور کاروباری حضرات کے لئے
آپ اور آپ کے بچوں کا مستقبل
قینچی موڑ سرگودھا لاہور روڈ نیو سیٹلائٹ ٹاؤن کے ساتھ

گلشن بشیر

250 روپے فی مرلہ ماہانہ اقساط پر

خصوصیات
میٹھا پانی ○ بجلی ○ سیوریج ○ سڑکیں ○ سکول

احباب جماعت کیلئے خصوصی رعایت

علاوہ ازیں ٹوکن منی ایک ... روپے فی پلاٹ تمام رقوم بذریعہ ڈرافٹ یا کراس چیک بنک میں جمع کرانا ہوگی

مسلح افواج اور سرکاری ملازمین کے لیے 5 اقساط کی چھوٹ

مزید تفصیلات کے لیے
فخر اسٹیٹ ایجنسی اینڈ کالونی آرگنائزرز
قینچی موڑ گلشن بشیر کالونی سرگودھا فون 721762 64641

ضرورت ملازمین

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ فیکٹری کی دن رات بڑھتی ہوئی ضروریات کے پیش نظر مندرجہ ذیل تجربہ کار اور دیانتدار ملازمین کی ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب قابلیت اور معیاری دی جائے گی۔

- سیلز مین 3 سیل کا کم از کم 3 سالہ تجربہ
- سیل سپروائزر 1 تجربہ کم از کم 4 سال
- کیشیئر / اکاؤنٹنٹ 1 اکاؤنٹنٹ کا کم از کم 3 سال کا تجربہ
- ڈرائیور 2 LTV لائسنس تجربہ کم از کم 5 سال

خواہشمند احباب اپنی درخواستیں صدر صاحب / امیر صاحب ضلع کی تصدیق بمعہ مکمل کوائف کے 20/4/94 تک مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچا دیں اور انٹرویو کیلئے 22/4/94 کو صبح 8 بجے تشریف لائیں۔

وارئیر کیمیکل کمپنی (بھائی سوپ والے)
ساہیوال روڈ کہکشاں کالونی ربوہ
فون فیکٹری : 615-04524

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں
ہر قسم ڈش انٹینا خریدنے کے لئے
قیمت /-۱۱۵۰۰ ڈش، ۱۲ ایم مکمل فٹنگ
نیو محمود ٹیلیویژن
۲۱- ہال روڈ - لاہور فون: ۳۵۵۴۲۲ ، ۲۲۶۵۰۸

بفضل خدا تعالیٰ
GOOD NEWS

WE ARE NO.1
ہمارا معیار ہی ہماری مقبولیت کی ضمانت ہے
مناسب قیمت میں بہترین ڈش انٹینا
پاکستان میں ہر جگہ فٹنگ کی سہولت
ڈش ماسٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ
دکان 211274 رہائش 212487
بشارت احمد خان

بے اولاد مردوں اور عورتوں کا کامیاب علاج
بیرون جماعت کے مریض اپنے تفصیلی حالات لکھ کر دوا منگوا سکتے ہیں یا سوالنامہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر طلب کریں

دوا اور تدبیر سے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
ناصر دواخانہ ربوہ رجسٹرڈ
فون ۲۱۴۳۴ ، ۲۱۲۴۳۴